

59	(۱۰) چلتے چلتے دو سیکنڈ میں تین سونکیاں	3
64	(۱۱) ایک آدھ منٹ کے عمل سے ایک نماز کا ثواب ستر نمازوں کے برابر	9
	(۱۲) بازار میں چلتے چلتے جنت اور دس لاکھ نیکیاں اور دس لاکھ	28
68	گناہ معاف اور جنت میں محل	28
71	(۱۳) (۱) ایک منٹ میں دعا قبول (۲) اور ایک منٹ میں جنت:	29
73	(۱۴) ۱۵ سیکنڈ میں دعا قبول اور نماز پڑھی تو نماز قبول	30
76	(۱۵) دس سیکنڈ کی دعا میں قرآن وحدیث کی تمام دعائیں مانگ لیجئے:	31
78	(۱۶) آدھے منٹ میں صبح سے لیکر چاشت کے وقت تک کی عبادت کا ثواب	32
82	(۱۷) صرف چار منٹ کا عمل اور قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نہیں	34
83	(۱۸) جنت واجب اور پانچ سیکنڈ میں جنت کے آٹھوں دروازے کھولنے	35
87	(۱۹) ایک منٹ میں بڑے بڑے صدقات وخیرات کے برابر ثواب	36
89	(۲۰) صرف دس سیکنڈ میں اہل جنت بنئے:	39
92	(۲۱) صرف پندرہ سیکنڈ کا عمل اور مرتے ہی جنت:	42
94	(۲۲) پانچ سیکنڈ میں تمام گناہ بخشوائے	44
95	(۲۳) واہ جی واہ! بارالہم الحمد للہ کہنے سے اللہ راضی	46
98	(۲۴) ایک بار تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانے پر جنت	48
100	(۲۵) مصافحہ کرنے پر بخشش:	51
102	(۲۶) -بجدے سے سراٹھانے سے پہلے بہشت	54
108	(۲۷) ایک منٹ میں اللہ کی ۵ سورتوں کا نزول	56
113	تخریج لاءل حادیث السابقہ	

	مقدمہ
	انسان کی ۶۳ سالہ زندگی کا تجزیہ
	چند نصیحت آموز باتیں
	فرمان الہی ہے ذرا غور کریں
	کیا ایسا شخص بد بخت نہیں؟
	----- مگر یہ ممکن نہیں
	یہ پیاری بیویاں اور لاڈلے بیٹے
	دو چیزوں کا ذکر ایک سے افضل ہے
	ذرا سنبھلئے ورنہ وہ تجھے کچل کے رکھ دے گی
	وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے
	(۱) ایک رات (30 ہزار 215) راتوں سے بہتر
	(۲) ایک منٹ میں ۴ قرآن پڑھنے کا ثواب
	(۳) ایک منٹ میں (۷۳۲۰) نیکیاں
	(۴) دو سیکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں
	(۵) دس سیکنڈ میں چالیس ہزار نیکیاں
	(۶) صرف ۴ منٹ کا عمل اور آج اس آدمی سے افضل کوئی نہیں مگر...
	(۷) دو تین منٹ میں سو حج کا ثواب
	(۸) ایک منٹ میں ایک ہزار نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف:
	(۹) دو تین منٹ میں (۳۶۰۰) نیکیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ الکریم اما بعد:
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالْوِزْنَ یَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ
ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهُ فَاولئکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، وَمَنْ
خَفَّتْ مَوَازِیْنُهُ فَاولئکَ الذِّیْنَ خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ
بِمَا کَانُوا بِآیَاتِنَا یَظْلِمُونَ﴾ (الأعراف 8-9) .

یعنی اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔ پھر جس کے وزن
بھاری ہوئے سو وہی ہیں نجات پانے والے (یعنی جنت میں
جانے والے)، اور جس کے وزن ہلکے ہوئے، سو وہی لوگ
ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو پکڑے
جائیں گے) اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے
اپنے بندے پر اللہ کے رحم و کرم اور تلافی کی حد ہوگئی
کہ اسے ایک ہی نیکی پر دس نیکیاں دینے کا وعدہ کیا اور فرمایا
﴿فَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا، وَمَنْ جَاءَ

انسان خطا کا پتلا ہے۔ اس کتاب میں جو کوئی غلطی یا خطا ہوگئی
ہے۔ وہ میری طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے ہے۔
قارئین سے التماس ہے کہ وہ خیر خواہی کے جذبے سے کام
لیتے ہوئے درگزر فرمائیں اور اصلاح فرمائیں کوئی شخص بھی
پداکشی عالم نہیں ہوتا اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے
مؤلف

یوسف نازک کیٹ، غزنی سٹریٹ
مکتبہ خلیفہ
اُردو بازار لاہور فون: 7321118



نزدیک (اسکے لئے) ایک مکمل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا قصد کرے اور (پھر) نیکی بھی کرے اس کے بدلے اپنے پاس دس نیکیوں سے لیکر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے برائی کا قصد کیا اور برائی نہ کی (تلف اور کرم کی حد یہ ہے کہ) اسپر بھی اپنے پاس ایک نیکی لکھ دیتا۔ اور اگر قصد کیا اس برائی کا اور اس برائی کو کر گذرا تو (دس برائیاں نہیں بلکہ) اس کے بدلے ایک (ہی) برائی لکھتا ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم کافی المشکاۃ باب رحمۃ اللہ)۔

اور یہ اللہ کے تطف اور کرم کی حد نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ بندے کے معمولی سے عمل پر نیکیوں کے پہاڑ بنا ڈالتے ہیں اور ایک یا دو بول بولنے سے ہی راضی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں پڑھیں گے کہ وہ تو اپنے بندے کے دو ہی بار (الحمد للہ) کہنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دو بار (الحمد للہ) کہنے سے راضی ہو جائے تو کتنا ستا سوا ہے یا رو! کہ سوا بھی اور ثواب بھی۔

بالسینۃ فلا یجزی إلا مثلها وہم لا یظلمون ﴿
 (الانعام : 160) (یعنی جس نے ایک نیکی کمائی تو کم از کم ویسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا، زائد کی کوئی حد نہیں ﴿واللہ یضاعف لمن یشاء﴾ (اللہ تعالیٰ جسکے لئے جتنا) چاہیں بڑھا سکتے ہیں)۔ اور جو ایک بدی کا مرتکب ہو تو ویسی ایک بدی کی جو سزا مقرر ہے اس سے آگے نہ بڑھیں گے، تخفیف کر دیں یا بالکل ہی معاف فرما دیں یہ (اللہ کو) اختیار ہے، پھر جہاں و فور رحمت کی یہ کیفیت ہو وہاں ظلم کا کیا امکان ہے (از تفسیر عثمانی)۔

دیکھئے تو ذرا! اپنے بندے پر اللہ کے رحم و کرم اور تطف کی حد نہیں ہو گئی تو اور کیا ہے؟ کہ کچھ نہ کرنے پر بھی اسکے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جا رہی ہیں: اسی کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (فمن ہم بحسنة فلم یعملها، کتب اللہ له عنده حسنة كاملة... الحدیث) بس جو شخص (صرف) نیکی کا ارادہ کرے، اور نیکی نہ (بھی) کرے، تو اللہ اپنے

درکار ہے مگر نیکیوں کے ایسے انبار لگ جاتے ہیں کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

آیت شریفہ میں مذکور وعدہ کے مطابق ہم ایک نیکی کو دس سے ضرب دیکر ایک دن، ایک ماہ، ایک سال اور 20 سال کی نیکیوں کا حاصل ضرب نکالیں گے۔ (یعنی ایک آدمی اگر ایک نیکی کو 20 سال مسلسل کرتا رہے تو اس عرصہ میں اسکی نیکیوں کا عدد کیا بنے گا؟) انسان کی 20 سال کی اوسط عمر ہم نے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں اختیار کی ہے جس میں انہوں نے فرمایا (أَعْلَدُ اللّٰهَ اِلٰی اَمْرٍیْ اٰخِرٍ اَجَلُهُ حَتّٰی بَلَغَهُ سِتِّیْنَ سَنَةً) (رواہ البخاری کما فی المشکاة رقم 5272 باب الأمل والحرص)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا عذر دور کر دیا جس کی موت کو موخر کر کے ساٹھ برس تک اس کی عمر کر دی)۔ (یاد رہے کہ ساٹھ سال کا اوسط 20 سال ہوتا ہے)۔

جن دنیا داروں کے پاس اللہ کی یاد اور اسکی عبادت کے

مگر دوستو! اس سب کچھ کے باوجود اس بات کو مت بھولو کہ اس نے ہمیں یہ خبر بھی سنا دی ہے ﴿وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ لِاَمَلَسْنَ جَهَنَّمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ﴾ (ہود: 119) کہ تیرے رب کی (یہ) بات طے شدہ ہے کہ دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے اکٹھے ضرور بھروں گا)

بس تو جہنم میں داخلے کے بہت سے اسباب ہیں ایک سبب نیکیوں کے عدد اور وزن کا قیامت کے دن ترازو میں کم ہونا ہے جیسے کہ شروع میں گذر چکا۔ اسی طرح جنت میں داخلے کے بہت سے اسباب ہیں۔ ان سبب کا احاطہ اس کتابچہ میں ممکن نہیں۔ ان اسباب میں سے ایک سبب نیکیوں کے عدد اور وزن کا زیادہ ہونا ہے۔ بس نیکیوں میں زیادتی جنت میں جانے کا سبب ہے۔ اور برائیوں میں زیادتی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ (نعوذ باللہ من عذاب النار)۔

ہم نے اپنے اس کتابچے میں چند ایسی احادیث جمع کی ہیں جن پر عمل کے لئے بالکل ہی معمولی سی محنت اور وقت

انسان کی 63 سالہ زندگی کا تجزیہ

موجودہ دور میں عام انسان کی زندگی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس کی اصل اور حقیقی زندگی صرف 3 سال کے لگ بھگ بنتی ہے (حقیقی زندگی سے ہماری مراد انسان کی وہ زندگی ہے جس کے لئے اسکو پیدا کیا گیا۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت) انسان کی حقیقی زندگی صرف تین سال ہے؟ آئیے تو ہم اپنی اس زندگی کا تجزیہ کر کے دیکھیں کہ یہ بات کس حد تک درست ہے؟

ہاں! تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (میری امت کی عمر (60) برس سے (70) برس تک ہے)۔ (رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث غریب کما فی المشکاۃ رقم: 5279)۔

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا: (میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر برس کے درمیان ہیں، اور امت میں

لئے بالکل وقت نہیں۔ یہ کتابچہ ہم نے خصوصاً انہی حضرات کے لئے اور عموماً سب مسلمانوں کے لئے لکھا ہے۔ اس میں ہم نے ایسے اعمال جمع کئے ہیں جن کو کرنے میں دو چار منٹ یا سیکنڈ دو سیکنڈ ہی لگتے ہیں مگر ان سے لاکھوں اور کروڑوں نیکیاں بن جاتی ہیں۔

اور ہم نے اس کتابچہ میں اعمال سے متعلقہ جو احادیث بیان کی ہیں وہ سب کی سب حسن یا صحیح کے درجہ کی ہیں کوئی ضعیف حدیث ان میں نہیں ہے۔ (والحمد للہ علیٰ ذلک)۔

بس بخیل، مسکین اور بد بخت ہے وہ شخص جو اپنے نفس سے اپنے ہی نفس کے فائدے کے لئے (دن اور رات کے 1440 منٹوں میں سے چند منٹ بھی اللہ کی یاد اور فرانس کی ادائیگی کیلئے نہیں لے سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو ایسے نفس کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین (أبو طلحة)

بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو 60 یا 70 برس) سے تجاوز کرتے ہیں
(رواہ الترمذی وابن ماجہ کما فی المشکاۃ رقم 5280 و اسنادہ حسن)۔

موجودہ دور میں انسان کی اوسط عمر 40 سے 50 برس کے درمیان ہے۔ فرض کیجئے کہ انسان کی کل عمر بجائے 40 یا 50 کے 63 برس ہے کیونکہ ہمارے نبی ﷺ کی عمر مبارک 63 برس ہوئی ہے۔ ان 63 برس کو میں اور آپ کیسے گزارتے ہیں؟ بس مذکورہ بحث سے اسی چیز کا احساس دلانا مقصد ہے کہ ہم جیسے دنیا داروں کی 63 سالہ یہ زندگی کیسے گزرتی ہے؟

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انٹرنیشنل قانون یہ ہے کہ آدمی روزانہ 8 گھنٹے ڈیوٹی دیتا ہے۔ اور ایک دن اور رات میں کل 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ اس حساب سے آدمی ایک دن میں اگر 8 گھنٹے روزانہ ڈیوٹی دے تو 63 سال میں 21 سال کا عرصہ وہ سروس میں گزار دیتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری اصول کے مطابق صحت کو بحال رکھنے

کے لیے 8 گھنٹے سونا ضروری ہے۔ بس اگر انسان 8 گھنٹے روزانہ سوائے تو 63 سال میں 21 سال آدمی سو کر گزار دیتا ہے۔ اس طرح میں اور آپ 63 برس میں سے $21+21=42$ سال صرف اس نفس پروری کے لیے سروس اور نیند میں گزار دیتے ہیں۔ ہماری اس 63 سالہ زندگی میں سے 42 سال جو کام اور نیند میں گزر گئے اس کے بعد میرے اور آپ کے پاس زندگی کے 21 سال باقی رہ گئے۔

اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ زندگی کے 12 یا 13 سال یعنی بالغ ہونے تک بچہ شریعت کا مکلف نہیں ہوتا۔ یعنی نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ بالغ ہونے تک اگر ادا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ اور سب کو معلوم ہے کہ زندگی کے یہ 12 یا 13 سال بچہ کھیل کود ہی میں گزار دیتا ہے اور سب گھر والے اور عزیز و اقارب بچے کو کھلونوں کے ساتھ بہلاتے پھلاتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے رنگ رنگ کے تحائف اور کھلونے خرید کر لاتے

سے یہ وہ 53 سال ہیں جو اس نے صرف کھیل کود، سروس اور نیند ہی میں گزار دیئے۔ اور 53 سال کی اس زندگی میں انسان نے اپنے پالن ہار کی کچھ بھی عبادت نہیں کی حالانکہ اسکو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ بلکہ زندگی کے یہ 53 برس انسان نے صرف اپنی ہی تن پروری میں گزار دیئے۔ اور جس مقصد عبادت کے لئے اسکو اور جنات کو پیدا کیا گیا تھا سب سے زیادہ اسی مقصد میں کوتاہی کا مرتکب ہوا (الا ماشاء اللہ)۔

53 برس عبادت کے بغیر گزارنے کے بعد میری اور آپ کی زندگی کے 10 سال باقی رہ جاتے ہیں۔ اب ذرا غور فرمائیے اور سوچئے کہ کیا باقی ماندہ زندگی کے یہ دس سال ہم نمازیں پڑھنے یا دیگر عبادات میں گزارتے ہیں؟ نہیں جناب عالی ایسا بالکل نہیں ہے۔ بلکہ ہم میں سے اکثر تو بے نماز ہی جیتے اور بے نماز ہی مرتے ہیں (الا ماشاء اللہ) اسی کے متعلق تو علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ایک موقع پر کہا تھا:

مسجد تو بنالی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پانی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

رہتے ہیں۔ اسی کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب فرماتے ہیں:
جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنوا یا
تو بد مستیوں میں جوانی گنوا ی
جو اب غفلتوں میں بڑھا پا گنوا یا
تو بس یہ سمجھ زندگی گنوا ی
اور ایک دوسرے موقع پر خواجہ صاحب فرماتے ہیں:

تھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھا پے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بہر حال انسانی زندگی کے یہ 13 برس بھی کھیل کود اور لڑکپن میں گزر جاتے ہیں۔ 42 میں 13 سال بچپن کے جمع کئے تو کل 53 سال ہو گئے۔ بس انسان کی 63 سالہ زندگی میں

اور ایک دوسرے موقعہ پر یوں گویا ہیں:

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے

ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

تو سنئے باقی ماندہ اس (10) سالہ زندگی کو ہم کھانے پینے
ادھر ادھر آنے جانے، بیوی بچوں کے ساتھ کھینے، عزیز رشتہ
داروں اور دوستوں کو ملنے ملانے یا نمازی لوگ اس کے علاوہ
کچھ وقت نماز وغیرہ پڑھنے میں صرف کرتے ہیں۔ مگر بے
نماز (اور بقول اقبال) پرانے پاپی کے یہ دس سال بھی نماز نہ
پڑھنے کی وجہ سے تن پروری اور پاپ ہی میں گزر جاتے ہیں۔

اور وہ اس طرح کہ دس برس کے اندر بچے سے پکا
نمازی اگر روزانہ پانچ نمازیں پابندی سے ادا کرے تو 24
گھنٹوں میں ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ کی عبادت یعنی پانچ
نمازیں پڑھنے میں صرف کرتا ہے۔

میرے دوستو! ہم نے تو اپنی اوسطاً 63 سالہ زندگی کا
تجزیہ کیا (آپ بھی حساب لگائیں اور تجزیہ کر کے دیکھ لیں)

کہ اگر ایک بچے سے پکا نمازی روزانہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ پانچ
نمازیں پڑھنے میں صرف کرتا ہے تو 63 برس میں صرف
(2 سال 7 ماہ اور 15 دن) کی مدت اس کی اللہ تعالیٰ کی
بندگی یعنی نماز پڑھنے میں صرف ہوتی ہے۔ اب آپ اندازہ
لگائیں کہ 63 برس میں ایک پکا نمازی اور دیندار آدمی اپنے
اُس رب کو کتنا وقت دیتا ہے جس نے اسے صوف اور صرف
اپنی عبادت ہی کے واسطے پیدا کیا؟ اور اپنی تن پروری کے
لئے کتنا وقت صرف کرتا ہے؟

انسان کی اس انتہائی غفلت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے
اس کے آگے پیچھے، اوپر نیچے، دائیں بائیں اپنی نعمتوں کے
جال بچھا رکھے ہیں۔

دوستو! کیا ہم سب رات اور دن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
سے لطف اندوز نہیں ہو رہے؟ یاد رکھو اگر تم سو بھی رہے ہو تو
جب بھی تم سر اپا اللہ کی نعمتوں میں مست ہو۔ نیند کا آنا اور پھر
اس سے ہماری رات یا دن بھر کی تھکان کو (ہماری بد مستیوں

فخص بھی علاج معالجے کے ذریعے مجھے میری نیند واپس دلا دے میں اسکو دو لاکھ سعودی ریال (جو کہ پاکستانی 32 لاکھ روپیہ بنتا ہے) انعام دوں گی۔ یہ وہی نیند ہے جو آج اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نافرمانیوں کے باوجود مفت میں دے رہا ہے۔ بلکہ رات کے وقت اپنی حکمتِ عملی سے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق: جانور، حیوان، چرند، پرند ہر ایک پر ایک ہی وقت (رات میں) یہ نیند جبراً مسلط کر دی۔ تاکہ خصوصاً میرے بندے اور عموماً میری دوسری مخلوق آرام کی نیند سو سکیں۔ اسلئے کہ اگر صرف ایک مخلوق پر نیند مسلط کر دی جاتی اور دوسرے کو چھوڑ دیا جاتا تو انسان نہ رات سو سکتا اور نہ ہی دن میں آرام کر پاتا۔

ہب ذرا غور فرمائیے کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ ایسے محسن نے ہمیں جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہم اسی مقصد کی بجائے آوری میں کوتاہی کرنے لگیں؟ اور 63 برس میں 53 سال اپنی تن پروری میں لگا دیں۔ اور صرف 2 یا 3 سال میں (معاذ اللہ) اس ربِ عظیم کو ٹر خا کر اس جنت کی امیدیں

اور نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا نیند کے ذریعے دور کر دینا کیا یہ کوئی معمولی نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کے رات اور دن کے اس سونے کو اپنی یادگاروں میں سے ایک یادگار اور نشانی بیان کیا ہے۔ اسی کو سورت روم آیت نمبر 23 میں فرمایا: ﴿وَمَنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِهَاسُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُسْمَعُونَ﴾

ترجمہ: (اور اس کی نشانیوں (یادگاروں میں) سے ہے تمہارا سونا رات اور دن میں، اور تلاش کرنا اس کے فضل (روزی کو) اس میں بہت پتے ہیں ان کو جو (بات کو) سنتے (اور اس کو محفوظ رکھتے) ہیں۔ (روم: 23)۔

● ابھی گذستہ دنوں مئی (2001) کے آخری ہفتے (اردو نیوز جہ) کے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک خاتون جس کو دو برس سے بالکل نیند نہیں آرہی۔ اور نیند کے حصول کی خاطر امریکہ انگلینڈ مصر وغیرہ میں علاج معالجے کے تمام جتن پورے کرنے کرانے کے بعد اس نے اخبار میں اعلان کیا ہے کہ جو

باندھیں جسکے متعلق سورت الحدید آیت نمبر 21 میں فرمایا ﴿عرضها كعرض السماء والأرض﴾ کہ جس کا عرض اور پھیلاؤ آسمان اور زمین کے عرض اور پھیلاؤ کے برابر ہے۔ (یعنی آسمان اور زمین دونوں کو اگر ملا کر رکھا جائے تو اس کی برابر جنت کا عرض ہوگا۔ طول کتنا ہوگا؟ یہ اللہ ہی جانے (تفسیر عثمانی)۔

ایسی جنت کے حصول کی خاطر آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ تو یہ فرمائیں کہ: (دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف اور اس بہشت کی طرف کہ جس کا عرض اور پھیلاؤ آسمان اور زمین کے عرض اور پھیلاؤ کے برابر ہے) مگر انسان دوڑنے کی بجائے جنت کے حصول کی خاطر اس کی طرف چلنا بھی گوارا نہ کرے اور 63 برس کی زندگی میں سے صرف دو یا تین سال اللہ کی عبادت میں لگا کر ایسی لمبی چوڑی جنت کے حصول کی امیدیں باندھے۔ تو کیا یہ احمقانہ حرکت نہیں؟

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اصل بات یہ

ہے کہ حرص اور شہوت نے چاروں طرف ہمیں گھیر رکھا ہے۔ طبیعت آرام پسند ہے۔ خواہش ہوتی ہے کہ اسباب نعم و تملذ جمع ہوں۔ دین و اسلام کا نام بطور امتیاز و شعاری قومی کے باقی رہے۔ باقی نماز کس کی؟ روزہ کس کا؟ بلکہ ان احکام ماننے والوں کے ساتھ استخفاف و استہزا سے پیش آتے ہیں۔ صاحبو یہ کیسا دین ہے؟ ﴿قل بنسما یا امرکم بہ ایمانکم ان کنتم مؤمنین﴾ (ایسا ایمان ایمان کہلانے کا حقدار نہیں)۔

کسی کو یہ شبہ نہ رہے کہ میں تحصیل دنیا سے منع کرتا ہوں یا اسکے اسباب اور وسائل مثلاً انگریزی پڑھنا، صنایع جدیدہ ایجاد کرنا وغیرہ کو حرام کہتا ہوں۔ بھلا بلا دلیل شرعی تعصبا اس پر حرمت کا فتویٰ دیکر اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والا بننا کیسے پسند کروں گا؟ ہرگز یہ میرا مطلب نہیں ہے۔ خوب دنیا کماؤ، نوکری کرو، اس کے وسائل بہم پہنچاؤ، بلکہ ظاہری اطمینان اکثر باطنی اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جس کی

3 سال کا جو عرصہ آپ اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گزارتے ہیں۔ بس یہی آپ کی اصل اور حقیقی زندگی ہے۔

اس بات کو اس طرح سمجھئے کہ جیسے کسی انسان کی ڈیوٹی اگر آٹھ گھنٹے روزانہ ہو۔ اب اگر وہ آٹھ گھنٹے امانت اور دیانت داری سے کام کرے گا تو یہ آٹھ گھنٹے اس کی اصل اور حقیقی ڈیوٹی شمار ہوگی۔ اور مالک سے اسکا پورا پورا معاوضہ وصول کرے گا۔ لیکن اگر ایک شخص ڈیوٹی پر تو حاضر ہوا۔ مگر اس نے آٹھ گھنٹے کی بجائے صرف ایک گھنٹہ امانت اور دیانتداری سے کام کیا اور باقی سات گھنٹے کا وقت آفس میں سوکر یا ادھر ادھر گھوم پھر کر گزار دیا۔ اور مالک کو اسکا پتہ چل گیا تو اسکی اصل اور حقیقی ڈیوٹی ایک گھنٹہ کاؤنٹ کی جائے گی اگرچہ اس نے آفس میں آٹھ گھنٹے ہی کیوں نہ گزارے ہوں اس لئے کہ اس کی اصل ڈیوٹی وہ ہے جو اس نے کام کیا اور وہ اسی کے معاوضہ کا مستحق ہے۔ اگر یہ شخص ایک گھنٹہ کام کر کے

آٹھ گھنٹے کی محنت کا مطالبہ کرے تو سب اس کو بیوقوف کہیں گے۔ اور مالک چاہے تو غصہ میں آکر اسکو گیٹ آؤٹ (Get Out) کا جملہ سنادے۔

دوستو! بس میری اور آپ کی اصل اور حقیقی زندگی وہی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گزرے۔ اسلئے کہ انسان کی اصل ڈیوٹی عبادت ہے۔ بس جتنا وقت عبادت میں لگائے گا وہی اسکی اصل زندگی اور ڈیوٹی شمار ہوگی اگرچہ وہ دنیا میں ساٹھ ستر برس زندہ رہے۔ اب میری اور آپ کی اپنی مرضی ہے کہ ہم اپنی اس 63 سالہ زندگی کو اصلی اور حقیقی زندگی بنا لیں۔ یاد دو تین سال کو اصلی زندگی بنا لیں اور باقی ماندہ زندگی کو بگاڑ لیں۔ اللہ تعالیٰ کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا اور نہ ہی وہ کسی شخص کو زبردستی مناتا ہے۔ بلکہ وہ تو خود ہی سورت بقرہ آیت نمبر 256 میں فرماتا ہے: ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ کہ دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔ بلکہ انسان کو اختیار دیتے ہوئے سورت کہف کی آیت نمبر 29 میں فرمایا:

﴿من شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر﴾ انا اعتدنا
للفظالمين ناراً ﴿﴾ (بس جو کوئی چاہے بات کو مانے اور جو کوئی
چاہے نہ مانے۔ ہم نے تو ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی
ہے)۔ اسی آیت کی روشنی میں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

در فیضِ محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتشِ دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے
ارے فرزندِ خدا کہتے ہو عیسیٰ کو
تو داوا کون ہے ان کا بتائے جسکا جی چاہے؟

بس انسان کی اصل زندگی وہی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی
عبادت میں گزر جائے۔ اسی کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب نے
یوں بیان کیا ہے :

مری زیست کا حال کیا پوچھتے ہو
نہ پیری نہ طفلی نہ اس میں جوانی
جو چند ساعتیں یادِ دلبر میں گذریں
وہی ہے وہی میری کل زندگانی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کہ دنیا
ملعون ہے اور جو چیز اس دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے۔
مگر عالم (مخض) اور اللہ کی یاد، اور وہ چیز جس کے ساتھ اللہ
کی یاد لگی ہوئی ہو وہ ملعون نہیں ہے.... (الحديث رواه الطبرانی
فی الأوسط ج 1 ص 122 باب فضل العالم والمتعلم ورواه
الترمذی فی الزهد كما فی المشكاة كتاب الرقاق .

اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ
کی یاد نہ لگی ہوئی ہو وہ ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور ہے۔
اور جو زندگی اللہ کی یاد سے غافل اور اسکی رحمت سے دور ہو
بھلا وہ بھی کوئی زندگی ہے۔ بس آج ہم میں سے اکثر کا یہی
حال ہے الا ماشاء اللہ.

ان تمام غفلتوں کے باوجود انسان پر اللہ کے تطف
اور کرم کی حد ہو گئی کہ دنیاوی امور میں انسان کا انہماک اور
آخرت سے اس کی غفلت کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ
نے اس کے معمولی معمولی اعمال کا اجر و ثواب اتنا بڑھا دیا کہ

لوگوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہے۔ (اور ہمارے اس معاشرے میں کتنے فیصد لوگ بکے نمازی ہیں یہ بات تو سب ہی کو معلوم ہے) اللہ والوں کی زندگی کی یہ تقسیم نہیں ہے۔ ان کا تو سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا مرنا جینا سب کا سب عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی زندگی نصیب فرمائے آمین۔

اس کتابچہ میں مذکورہ اعمال کے کرنے میں آپکا اخلاص اور اللہ کی رضا کا دھیان جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا قرب اور اعمال کی قبولیت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا (ان شاء اللہ) اللہ تعالیٰ ہمیں ہر عمل میں اخلاص اور اپنے لاڈلے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کاملہ کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

ابو طلحہ



انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ایک ایک کلمہ اور ایک ایک منٹ کے عمل پر اپنی بخشش اور رحمت کے دریا بہا دیئے۔ جیسا کہ آپ آئندہ اس رسالہ میں دیکھیں گے (ان شاء اللہ)۔

بس اسی طرح انسان کی عمر کے وہ تمام سال جو غفلت اور ہٹ دھرمی میں گذر گئے (جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ 63 برس میں صرف 2 سے 3 سال کا عرصہ نمازی آدمی نمازی عبادت میں گزارتا ہے اور باقی 60 سال اپنی تن پروری میں) بس اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاصہ سے انسان کی عمر کے ایسے تمام کھاتے اور گھلے پورے کر دیتے ہیں جس میں اس نے کوتاہیاں اور اللہ کی نافرمانیاں کیں۔ جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی حیران کن اور بے حد کرم نوازیوں کا اندازہ کریں (ان شاء اللہ)۔

ایک اہم بات ہاں یہ بات ضرور یاد رہے کہ 63 سالہ زندگی کی یہ تقسیم ہم نے اپنے معاشرہ کے عام

چند نصیحت آموز باتیں

فرمانِ الہی ہے ذرا غور کریں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَلذْکُرْ اِنْ نَفَعْتَ الذِّکْرٰی سِیِّئًا کُفْرًا مِّنْ یَّحْسَنٰی وَتَجَنَّبَهَا الَّذِیْ یُضَلِّی النَّارَ الْکُبْرٰی لَمْ لَا یَمُوتْ فِیْهَا وَلَا یَحِیٰ﴾ (الأعلى : 9-12)۔
 یعنی، اگر کسی کو وعظ و نصیحت نفع دے تو آپ کو وعظ و نصیحت کرنا چاہئے۔ بس نصیحت سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جس کے دل میں تھوڑا بہت خدا کا ڈر اور اپنے انجام کی فکر ہو جس بد قسمت کے نصیب میں دوزخ کی آگ لکھی ہے وہ کہاں سمجھتا ہے۔ اسے خدا کا اور اپنے انجام کا ڈر ہی نہیں جو نصیحت کی طرف متوجہ ہو اور ٹھیک بات سمجھنے کی کوشش کرے۔ (ایسے شخص کو) نہ موت ہی آئے گی کہ تکلیفوں کا خاتمہ کر دے اور نہ آرام کی زندگی ہی نصیب ہوگی۔ ہاں ایسی زندگی ہوگی جسکے مقابلہ میں موت کی تمنا کرے گا (العیاذ باللہ) (تفسیر عثمانی)۔

کیا ایسا شخص بد بخت نہیں؟

کیا ایسا شخص بخیل، مسکین اور بد بخت نہیں جو اپنے نفس سے اپنے ہی نفس کے فائدے کے لئے (دن اور رات کے لئے (1440) منٹوں میں سے چند منٹ بھی اللہ کی یاد کے لئے نہیں لے سکتا حالانکہ فرمانِ الہی ہے کہ (میں نے جن و انیس کو اپنی عبادت (ہی) کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور فرمایا (تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو)۔

یاد رہے کہ کثرت کا لفظ اللہ تعالیٰ کا بولا ہوا ہے کسی بندے کا نہیں۔ اور ذکر کو کثرت سے کرنے کا مطالبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، وہ اپنے بندوں سے ذکر کی کتنی کثرت چاہتا ہے اسکا اندازہ تو اللہ ہی جانے، بندے کے بس کی بات نہیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری فرمایا کرتے تھے جن لوگوں کے ذل اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں وہ روحانی اعتبار سے لو لے لنگڑے اور لنگے ہوتے ہیں۔

۔۔۔ مگر یہ ممکن نہیں

وعن محمد بن ابي عمرة وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان عبداً لو خر على وجهه من يوم ولد إلى ان يموت هراً في طاعة الله لحقره في ذلك اليوم ولو أنه رد إلى الدنيا كيما يزداد من الأجر والثواب (رواه الإمام أحمد كما في المشكاة رقم: 5294).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اگر بندہ (اپنی) پیدائش کے دن سے لیکر بوڑھا ہو کر مرنے کے دن تک (یعنی ساری زندگی) اللہ تعالیٰ کی اطاعت (و عبادت) کی غرض سے سجدہ ہی کے بل کر رہے، تو (پھر بھی) وہ اپنی اس عبادت کو قیامت کے دن حقیر جانے گا۔ اور (معمولی اعمال پر ملنے والے عظیم اجر و ثواب کو دیکھ کر) تمنا کریگا (اے کاش) اسے دوبارہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب حاصل کرے) (مگر یہ ممکن نہیں) (رواه الإمام أحمد كما في المشكاة رقم: 5294).

یہ پیاری بیویاں اور لاڈلے بیٹے

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی وہ سکہ ہے جو اسی ملک میں چلتا ہے۔ اور اسی ملک میں اور اسی زندگی میں بنتا ہے۔ اگلے ملک اور جہان میں یہ سکہ نہیں بنتا۔ آج اگر اسکی قدر تمہیں معلوم نہیں ہے تو کل قیامت کے دن جب ایک ایک نیکی کے واسطے خاک چھانتے پھر و گے تو اس وقت اسکی قیمت خود بخود معلوم ہو جائے گی۔ مگر اس وقت تمہارا رونا دھونا اور نیکی کی طلب میں پیاری بیوی اور لاڈلے بیٹے کے سامنے واویلا کرنا کچھ کام نہ آئے گا (انتہی)۔

اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يوم يفر المرء من اخيه وامه وابنيه وصاحبه وبنيه لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه﴾ (عبس: 34-37)۔

ترجمہ: (جس دن بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتھ والی (یعنی بیوی) سے اور اپنے بیٹوں سے۔ ہر مرد کو ان میں سے ایک فکر لگا ہوا ہے

ذرا سنبھلئے ورنہ وہ آپکو پچل کے رکھ دے گی

امام شافعی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے : میں صوفیاء کے ساتھ رہا ہوں۔ اور ان کی دو ہی باتوں سے میں نے فائدہ اٹھایا۔ میں نے انہیں کہتے سنا کہ: وقت ایک تلوار ہے۔ یا تو تُو اسے کاٹ دے۔ ورنہ وہ تجھے کاٹ دے گی (اور پچل کے رکھ دے گی)۔ اور (اپنے) نفس کو تو حق میں مشغول کر دے۔ ورنہ وہ تجھے باطل میں مشغول کر دے گا۔

میں (ابن قیم) کہتا ہوں کہ یہ دونوں باتیں کس قدر کام کی اور کس قدر جامع ہیں۔ اور کہنے والے کی بلند ہمت اور بیداری مغز پر دلالت کرتی ہیں۔

اور اس موضوع کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جیسے بزرگ ایسے لوگوں کی شان میں رطب اللسان ہوں جنکی باتیں اس قدر پر مغز ہوا کرتی ہیں۔

(ذکرہ ابن قیم فی مدارج السالکین الجزء 3 ص 128)

وقت کا ضائع کرنا
موت سے زیادہ خطرناک ہے

قیل : إضاعة الوقت أشد من الموت ، لأن إضاعة الوقت تقطع عن الله والدار الآخرة ، والموت يقطع عن الدنيا وأهلها .

کہتے ہیں کہ وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ سخت اور (خطرناک) ہے، اس لئے کہ وقت کا ضائع کرنا اللہ اور آخرت والے گھر (ہمیشہ ہمیشہ کی جنت اور اسکی بے مثال نعمتوں) سے جدا کرتا ہے، اور موت تو (صرف) اہل دنیا (اور اپنے عزیز واقارب سے) جدا کرتی ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ وقت کی قدر کرو۔ اس لئے کہ گذرا ہوا وقت لحد میں پڑے ہوئے مردے کی طرح ہے۔ اور مردے کو کبھی رو کر زندہ نہیں کیا جاسکتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1 - ایک رات کی عبادت (30 ہزار) راتوں سے افضل

اسی کو اللہ تعالیٰ سورت القدر آیت نمبر 3 میں فرماتے ہیں:
﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ (یعنی اس رات میں نیکی کرنا ایسا ہے گویا ہزار مہینے تک نیکی کرتا رہا۔ بلکہ اس سے بھی زائد)۔ (تفسیر عثمانی)۔

(سبحان اللہ! امت محمدیہ پر اللہ کے تعلق اور کرم کی حد ہو گئی۔ گویا کہ انسان کی مجموعی عمر تو ارشاد نبوی کے مطابق 60 سے 70 برس کے درمیان تھی جو مجموعی طور پر $365 \times 70 = 25550$ دن = 25550 راتیں یا دن بنتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی مجموعی عمر کی 25550 راتوں میں سے صرف

لیلۃ القدر کی ایک رات اپنے اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اسکو 70 سال نہیں بلکہ 83 سال 4 ماہ کی عبادت سے بھی زیادہ اجر ملے گا۔ گویا لیلۃ القدر کی صرف ایک رات کی عبادت کا اجر و ثواب (30 ہزار) راتوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہوگا۔ جو اسکی مجموعی عمر سے بھی زیادہ ہے۔ اور اگر کسی انسان کو اسکی زندگی کے ہر سال یہ ایک رات نصیب ہوتی رہے تو $63 \times 30000 = (18,90,000)$ یعنی 18 لاکھ 90 ہزار راتوں سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ جو تقریباً (5250) سال کی عبادت کے برابر بنتا ہے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ انسان کو اسکی کل عمر سے کتنے گناہ زیادہ اجر و ثواب مل رہا ہے ﴿وما ذلک علی اللہ بعزیز﴾۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی مشکل نہیں۔ بس یہ انسان پر اللہ کے تعلق اور کرم کی حد نہیں تو اور کیا ہے؟

بس انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر سال شب قدر

2 - ایک منٹ میں 4 قرآن

حدیث شریف میں ﴿قل هو اللہ احد﴾ کی تلاوت کو تہائی قرآن کے برابر کہا گیا ہے۔ گویا کہ اسکی تین بار تلاوت سے ایک قرآن ختم کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ اور ایک منٹ میں آپ سورت اخلاص کو [12] مرتبہ آسانی پڑھ سکتے ہیں، اس طرح آپ کو ایک منٹ میں (4) قرآن کریم کے ختم کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ (قال رسول اللہ ﷺ: والذی نفسی بیدہ اینہا (أی سورة الإخلاص) لتعدل ثلث القرآن) (رواہ البخاری كما فی المشكاة باب فضائل القرآن).

★ ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے بے شک سورة اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔) (بخاری)۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک

(قدر و چین اور دل جمعی والی اس رات) کے حصول کی کوشش کرے جو شام سے لیکر صبح تک رہتی ہے۔ اور یہ وہ رات ہے جسکی عظمت کو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿وما أدراك ما ليلة القدر﴾ جسکا مفہوم یہ ہے کہ اس رات کو جو عظمت اور فضیلت حاصل ہے وہ انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ (قال رسول اللہ ﷺ: والذی نفسی بیدہ اینہا (أی سورة الإخلاص) لتعدل ثلث القرآن) (رواہ البخاری كما فی المشكاة باب فضائل القرآن).

کل أمر سلام ہی حتی مطلع الفجر﴾ سورة القدر۔
★ ترجمہ: (ہم نے اسکو (یعنی قرآن کو) اتارا شب قدر میں۔ اور آپ نے کیا سمجھا کہ کیا ہے شب قدر؟ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام پر امان (وسلامتی) ہے۔ یہ رات صبح کے نکلنے تک (ہے)۔

اور قرآن پاک میں (671 و 3 و 33) حروف ہیں اور
 ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اس طرح (800 و 28)
 قرآنوں کے پہلے حروف بنائیں جبکہ قرآن میں
 (3671 و 33) حرف ہیں۔ پھر ان حروف کو (800 و 28)
 قرآنوں سے ضرب دیں۔ اس حساب سے جو نیکیوں کا عدد
 بنے گا وہ آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

(سبحان اللہ) آپ کے روزانہ کے صرف ایک ہی
 منٹ کے عمل سے نیکیوں کے ایسے پہاڑ بن گئے کہ میرے
 جیسے انسان کے لئے ان کی گنتی ہی ناممکن ہے۔

یاد رہے کہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے پر ایک قرآن
 کے ختم کا مضمون حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح البخاری
 ۸/۶۷۹ میں ذکر کیا ہے۔ اور سورت اخلاص یہ ہے :

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝۱ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝۲
 لَمْ يَلِدْ ۝۳ وَلَمْ يُولَدْ ۝۴
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝۵

رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)
 نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے کی بھلا
 کس کو استطاعت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں [وہ]
 ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ہے جو تہائی قرآن کے برابر ہے۔
 (رواہ البخاری ورواہ مسلم رقم 811 فی فضل قراءۃ قل هو اللہ احد)

یعنی اس اکیلی سورت کی تلاوت رات یادن کے وقت
 اگر کوئی ایک مرتبہ بھی کر لے گا تو اس کو تہائی قرآن کے پڑھنے کا
 ثواب مل جائے گا اور تین مرتبہ پڑھنے سے مکمل قرآن کی
 تلاوت کا ثواب ہوگا۔۔۔۔۔ اس طرح اگر آپ روزانہ
 ایک منٹ میں 12 مرتبہ سورت اخلاص پڑھ لیا کریں تو :

ایک دن میں (4) قرآن کا ثواب ہوگا۔
اور ایک مہینہ میں $4 \times 30 = 120$ قرآن کا ثواب۔
اور ایک سال میں $12 \times 120 = 1440$ قرآن کا ثواب
اور 20 سال میں $20 \times 1440 = 28800$ قرآن کا ثواب ملے گا۔ (یہ روزانہ آپ کے ایک منٹ کی قیمت ہے)

3۔ ایک منٹ میں (7320) نیکیاں

ایک منٹ میں آپ سورۃ فاتحہ لگاتار چھ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں اور سورہ فاتحہ کے (122) حروف ہیں۔ اس طرح سورت فاتحہ ایک مرتبہ پڑھنے سے تقریباً (1220) نیکیاں بنتی ہیں کیونکہ قرآن پاک کے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ بس 6 مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے آپ کے نامہ اعمال میں انشاء اللہ (7320) نیکیاں لکھدی جائیں گی، اور یہ صرف آپ کے ایک منٹ کی کمائی ہے۔ اگر آپ ایک منٹ روزانہ سورت فاتحہ کے پڑھنے پر لگا دیا کریں تو آپ کے نامہ اعمال میں مندرجہ ذیل نیکیاں لکھی جائیں گی :

ایک دن میں 7320 نیکیاں

ایک ماہ میں $30 \times 7320 = 219600$ نیکیاں

ایک سال میں $12 \times 219600 = 2635200$ نیکیاں

20 سال میں $20 \times 2635200 = 52704000$ نیکیاں

روزانہ صرف ایک منٹ دینے سے مذکورہ نیکیاں آپ کے

نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اے کاش کوئی صاحب اپنے روزانہ کے (1440) منٹوں میں سے چلتے پھرتے ہی ایک منٹ سورت اخلاص اور ایک منٹ سورت فاتحہ پڑھنے پر لگا دیا کرے۔

رسول ﷺ قال رسول الله ﷺ : (من قرأ حرفاً من

كتاب الله فله حسنة ، والحسنة بعشر أمثالها ، لا أقول ألم حرف ، ألف حرف ، ولام حرف ، وميم حرف) . (رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی : هذا

حدیث حسن صحیح کما فی المشکاة باب فضائل القرآن) .

★ ترجمہ : (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے عوض (ایک) نیکی ہے۔

اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم

ایک حرف ہے ، بلکہ الف ایک حرف ہے ، لام ایک حرف

ہے ، اور میم ایک حرف ہے)۔ (ترمذی، دارمی، امام ترمذی نے

اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ مشکاة باب فضائل القرآن)۔

4۔ دو سکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں

اگر آپ روزانہ صرف ایک مرتبہ یہ چار کلمات :

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

کہہ دیں تو آپ کے نامہ اعمال میں مؤمن مرد اور عورتوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مؤمنین کی تعداد کروڑوں سے تجاوز کر گئی ہے ؟

ان کلمات کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے سے اگر بالفرض (کروڑوں نہ) صرف ایک کروڑ نیکی آپ کے نامہ اعمال میں روزانہ لکھی جائے تو :

ایک ہفتہ میں سات کروڑ نیکیاں

اور ایک مہینہ میں 30 کروڑ نیکیاں

ایک سال میں 365 کروڑ نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

اور اگر انسان کی اوسط عمر 20 برس ہو تو حساب لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا۔ کیا انسان پر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی کوئی حد ہے؟

رسول ﷺ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ ﷺ يقول : (من استغفر للمؤمنين والمؤمنات ، كتب الله له بكل مؤمن ومؤمنة حسنة) .

(حسنہ الألبانی فی صحیح الجامع رقم : 6026) .

★ ترجمہ : (حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتوں کے لئے بخشش (کی دعا) مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کیلئے مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتوں کی تعداد کے برابر (نیکیاں) لکھے گا۔ (صحیح الجامع للالبانی) .

5 دس سیکنڈ میں 40 ہزار نیکیاں

دس سیکنڈ میں آپ آئینہ صفحہ پر چوکھے میں دیئے گئے الفاظ ایک مرتبہ آسانی پڑھ سکتے ہیں۔ بس جو شخص ان کلمات کو فجر کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے نامہ اعمال میں اس دن چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیں گے۔

دس سیکنڈ کے عمل سے ایک دن میں 40,000 ہزار نیکیاں
ایک ماہ میں 30 × 40,000 = 12,000,000 نیکیاں
ایک سال میں 12 × 12,000,000 = 144,000,000 نیکیاں
اور 20 سال میں 20 × 144,000,000 = 288,000,000 نیکیاں

اور قرآن وحدیث کے مطابق ایک نیکی پر جو دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس طرح 10 × 288,000,000 = 2,880,000,000 نیکیاں بن جائیں گی۔

رسول عن تمیم الداری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من قال

بعد صلاة الصبح : (أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلهاً واحداً صمداً ، لم يتخذ صاحبةً ولا ولداً ولم يكن له كفواً أحد) كتب الله عز وجل له أربعين الف حسنة (حدیث حسن) ذکرہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیة رقم : 126 ، وللمزید ينظر صفحة رقم 113 وهامش رقم (5) من هذه الرسالة .

ترجمہ: (حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے 40 ہزار نیکیاں لکھیں گے۔

اور ایک نیکی پر جو دس نیکیوں کا وعدہ ہے اسکے مطابق
 $000 و 720 \times 20 = 0 و 000 و 720$ نیکیاں بن جائیں
 گی۔ اور اتنے ہی آپ کے گناہ (اگر ہوئے تو) معاف ہو
 جائیں گے۔ اور :

ایک دن میں 10 غلام
ایک مہینے میں $10 \times 30 = 300$ غلام
ایک سال میں $12 \times 300 = 3600$ غلام
20 سال میں $20 \times 3600 = 72000$ غلام

آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

رسول ﷺ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال
 رسول الله ﷺ من قال : ((لا إله إلا الله وحده لا
 شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت
 وهو على كل شئ قدير)) في يوم مائة مرة كانت
 له عدل عشر رقاب ، وكتبت له مائة حسنة
 ومحيت عنه مائة سيئة ، وكانت له حرزاً من

6 - صرف 4 منٹ کا عمل

اور آج اس سے افضل کوئی نہیں مگر ...

سو نیکی لکھی جائے۔ اور سو برائی ختم۔ دس غلام آزاد کرنے کا
 ثواب آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سیر کرتے یا ڈرائیونگ
 کرتے یا کسی بھی کام میں مشغول ہونے کے باوجود حاصل کر
 سکتے ہیں بشرطیکہ یہ کلمات آپ کو زبانی یاد ہوں۔ آئندہ
 چوکھٹے میں لکھے گئے کلمات آپ صرف ایک سو مرتبہ پڑھ لیں
 تو آپ کو مذکورہ ثواب مل جائے گا۔ یاد رہے کہ (100) کا
 عدد آپ (4) منٹ میں پورا کر سکتے ہیں۔

4 منٹ پر ایک دن میں 100 نیکیاں۔
ایک مہینے میں $30 \times 100 = 3000$ نیکیاں۔
ایک سال میں $12 \times 3000 = 36000$ نیکیاں۔
20 سال میں $20 \times 36000 = 720000$ نیکیاں۔

7۔ دو تین منٹ میں سو حج کا ثواب

ایک ڈیڑھ منٹ میں آپ تقریباً (100) مرتبہ صبح کو اور (100) مرتبہ شام کو (سبحان اللہ) کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی طرح (الحمد للہ) اور (لا إله إلا الله) اور (الله أكبر) صبح و شام ایک ایک منٹ میں باسانی پڑھ سکتے ہیں۔ ان تمام کلمات کو صبح و شام سو سو مرتبہ کہنے سے آپ سو حج کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر کلمہ پر جس اجر اور ثواب کا مندرجہ ذیل حدیث میں وعدہ ہے وہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا ہے کوئی اس اجر و ثواب کو لوٹنے والا؟

ایک دن میں (100) حج کا ثواب

اور ایک ماہ میں 3 ہزار حج کا ثواب

اور ایک سال میں $12 \times 3000 = 36000$ ہزار حج کا ثواب

اور 20 سال میں $20 \times 36000 = 720000$ ہزار حج کا ثواب ہوگا۔

الشیطان یوم ذلک حتی یمسی ، ولم یات أحد بأفضل مما جاء به إلا رجل عمل أكثر منه)۔

(رواہ البخاری ومسلم کما فی المشکاة باب ثواب التسمیح والتحمید والتهلیل والتکبیر) •

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سو مرتبہ کہہ لے اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور سونئیاں لکھی جائیں گی۔ اور سو گناہ معاف ہونگے۔ اور اس دن شام تک اسے شیطان سے حفاظت رہے گی اور کوئی اس سے افضل چیز نہیں لاسکتا جو یہ لایا مگر وہ شخص جو اس سے بھی زیادہ عمل کرے۔ (بخاری ومسلم)۔

اسکے علاوہ اتنے ہی گھوڑے اللہ کے راستے یعنی جہاد میں لگانے کا ثواب ہوگا اور اتنے ہی غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

روایت عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ: (من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة، ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله، ومن هلك الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن أعتق مائة رقبة من ولد إسماعيل، ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم أحد بأكثر مما أتى به إلا من قال مثل ذلك أو زاد على ما قال) (رواه الترمذی فی کتاب الدعوات رقم (3471) وقال: هذا حديث حسن).

★ ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت) (100) مرتبہ صبح کو اور (100) مرتبہ شام کو (سبحان اللہ) کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سو حج کئے۔ اور جو شخص صبح کو (100) مرتبہ (الحمد للہ) کہے اور شام کو بھی (100) مرتبہ (الحمد للہ) کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے (100) گھوڑے اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے۔ اور جو شخص (100) دفعہ صبح کو (لا إله إلا الله) کہے اور (100) دفعہ شام کو کہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے (100) غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کئے۔ اور جو شخص صبح کو (100) مرتبہ (اللہ اکبر) اور شام کو بھی (100) مرتبہ (اللہ اکبر) کہے۔ تو کوئی اس دن میں اس سے بڑھ کر عمل نہیں لاسکتا مگر وہ شخص جو اسکی طرح کہے یا اسکے کہے ہوئے پر زائد کہے (ترمذی)۔

8۔ ایک منٹ میں (1,000) نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف

ایک منٹ میں آپ باسانی 100 مرتبہ (سبحان اللہ) کہہ سکتے ہیں۔ 100 مرتبہ (سبحان اللہ) کہنے پر آپ کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اس طرح :

ایک منٹ کی محنت سے ایک دن میں (1000) نیکیاں۔

ایک ماہ میں $30 \times 1000 = 30,000$ نیکیاں۔

ایک سال میں $12 \times 30,000 = 360,000$ نیکیاں۔

20 سال میں $20 \times 360,000 = 7,200,000$ نیکیاں
آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

رسول عن مصعب بن سعد قال : حدثني أبي قال : كنا عند رسول الله ﷺ فقال : (أيعجز

أحدكم ان يكتسب كل يوم ألف حسنة ؟ فسأله سائل من جلسائه : كيف يكسب أحدا ألف حسنة ؟ قال : يسبح مائة تسبيحة فيكتب له ألف حسنة أو يحط عنه ألف خطيئة) (رواه مسلم برقم 6792) باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء كتاب الدعوات .

★ ترجمہ: (حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے بھی عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے۔ تو اس مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ: کس طرح ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی کما سکتا ہے؟ تو فرمایا: کہ (جو کوئی) سو مرتبہ (سبحان اللہ) کہے بس اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی۔ اور ہزار گناہ معاف کئے جائیں گے)۔ (رواہ مسلم)۔

اس حدیث کی مزید تخریج کے لئے صفحہ نمبر 113 حاشیہ نمبر (8) ملاحظہ فرمائیں)۔

9۔ دو تین منٹ میں (3600) نیکیاں

دو تین منٹ میں اگر آپ کو (3600) نیکیاں ملتی ہیں تو کتنا ستا سوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر آپ چاشت کی صرف دو رکعت نماز پڑھ لیا کریں تو آپ کے نامہ اعمال میں:

ایک دن میں (3600) نیکیاں۔

ایک مہینے میں (3600×30=108,000) نیکیاں

ایک سال میں (108,000×12=1,296,000) نیکیاں

اور بیس سال میں :

(1,296,000×20=25,920,000) نیکیاں

آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ یہ صرف دو رکعت کی نیکیوں کی تعداد ہے۔ اگر آپ کو دو کی بجائے چار رکعت نماز روزانہ کی توفیق مل جائے تو نیکیوں کا عدد (51,840,000) ہو جائے گا۔

کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کے بدن میں

360 جوڑ ہوتے ہیں۔ اور حدیث ہی کی رو سے انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔ 360 صدقے ایک دن میں کون کر سکتا ہے؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طریقہ یہ بتایا کہ چاشت کے دو نفل ادا کر لیا کریں تو نماز میں ان تمام جوڑوں کی حرکت سے (360) صدقے کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ تو چونکہ ایک نیکی کرنے پر دس نیکیوں کا قرآن وحدیث میں وعدہ ہے تو اس حساب سے مذکورہ بالا تمام نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں ان شاء اللہ لکھ دی جائیں گی۔

📖 (1) : قال رسول الله ﷺ: (يصبح على كل سلامي من أحدكم صدقة، فكل تسبيحة صدقة، وكل تحميدة صدقة، وكل تهليلة صدقة، وكل تكبيرة صدقة، وأمر بالمعروف صدقة، ونهي عن المنكر صدقة، ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى) رواه مسلم رقم 1668 في كتاب الصلاة باب استحباب صلاة الضحى.

★ ترجمہ (1): (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

10 - چلتے چلتے 2 سیکنڈ میں 300 نیکیاں

راستے میں چلتے چلتے اگر آپ کسی کو ایک مرتبہ بجائے گڈ مارنگ (Goodmorning) یا نمستے یا آداب عرض یا صباح النور کے (السلام علیکم) کہیں گے تو آپ کو 10 نیکیاں ملیں گی۔ اور اگر آپ ساتھ (ورحمۃ اللہ) کہہ دیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور اگر آپ اس کے ساتھ (وہو سواکاتہ) کا اضافہ کر دیں گے تو آپ کے نامہ اعمال میں اس دو سیکنڈ کے عمل سے 30 نہیں بلکہ 300 نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ مکمل سلام پر چونکہ 30 نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اور ایک نیکی پر 10 کا وعدہ ہے۔ اس حساب سے $10 \times 30 = 300$ نیکیاں بن جائیں گی۔ اور اگر آپ روزانہ کا یہ معمول بنالیں کہ میں نے ہر روز 10 مرتبہ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کے مکمل الفاظ کے ساتھ اپنے یا پرانے کو سلام

(صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کے جوڑ پر صدقہ لازم ہے پھر ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، (لا الہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے، (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔ (رواہ مسلم)۔

★ ترجمہ (دلیل) (2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان میں 360 جوڑ ہیں۔ پس اس پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے (روزانہ) صدقہ کیا کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ بھلا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ تو فرمایا مسجد میں پڑے ریٹھ (تھوک وغیرہ) کو دفن کرنا (یا صاف کرنا صدقہ ہے)، راستہ سے (تکلیف دہ) چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ (اس طرح اگر تو اس عدد کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا) تو بس چاشت کی دو رکعتیں تجھ کو کفایت کر دیں گی (رواہ ابو داؤد فی کتاب الصلاة رقم 1285۔ ورقم 1286 ورقم 5243 ورواہ الإمام أحمد وابن حبان وابن خزیمہ)۔

کرنا ہے تو مندرجہ ذیل عدد کے برابر (ان شاء اللہ) آپ کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھدی جائیں گی۔

ایک دن میں $10 \times 10 = 100 \times 100 = 10,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک دن میں $10 \times 20 = 100 \times 200 = 20,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

ایک دن میں $10 \times 30 = 100 \times 300 = 30,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔

ایک مہینے میں $30 \times 10,000 = 300,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک مہینے میں $30 \times 20,000 = 600,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

ایک مہینے میں $30 \times 30,000 = 900,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔

ایک سال میں $12 \times 300,000 = 3,600,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک سال میں $12 \times 600,000 = 7,200,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

ایک سال میں $12 \times 900,000 = 10,800,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔

بیس سال میں $20 \times 3,600,000 = 72,000,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

بیس سال میں $20 \times 7,200,000 = 144,000,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

اور بیس سال میں $20 \times 10,800,000 = 216,000,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر آپ کے نامہ اعمال میں لکھدی جائیں گی۔

نیکیوں کے اس ان گنت عدد اور واضح فرق کی طرف دیکھتے ہوئے ذرا غور کریں تو پتہ چلے گا کہ اتنا عظیم عدد صرف (السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کے مکمل الفاظ استعمال کرنے سے پیدا ہوا۔

فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، فرد عليه
وقال : عشرون . ثم جاء آخر فزاد وبركاته ، فرد
وقال : ثلاثون) . قال الحافظ في الفتح ج 11 ص 8 :
أخرجه أبو داود والترمذی والنسائی بسند قوى ... وقال :
وأخرجه البخاری فی (الأدب المفرد) من حدیث أبي هريرة
وصححه ابن حبان وقال : (ثلاثون حسنة) انتهى .

★ ترجمہ: (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہا:
(السلام علیکم)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا
اور فرمایا: 10 (نیکیاں)۔ اسکے بعد دوسرا شخص آیا اس نے
کہا (السلام علیکم ورحمة اللہ)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: 20 (نیکیاں)۔ پھر ایک
اور شخص آیا اس نے (سلام کرتے ہوئے) (وبرکاتہ) کے لفظ
زیادہ کہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 30 (نیکیاں)
(ابوداود ، ترمذی ، نسائی)۔

میرے دوستو : یہ تو وہ نیکیاں ہیں جو آپ راستے میں
چلتے چلتے بھی کما سکتے ہیں۔ اس کے لئے تو با وضو ہو کر بیٹھنے کی
بھی ضرورت نہیں۔ اور یہی چھوٹی چھوٹی باتیں انسان کے
لئے نیکیوں کے پہاڑ بنا ڈالتی ہیں مگر افسوس ایسی بد بختی پر کہ
ہم دنیا کی دھن میں ایسے کھو گئے کہ ہمارا دھیان اس طرف
جاتا ہی نہیں۔ تو پھر اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ :

انسان کا دل اب سخت ہوا
اپنے ہی شغل میں مست ہوا
جب چھوڑ دیا قرآن کا سبق
قسمت کا ہوا بد بخت ہوا

قاله ابن المؤلف : طلحة بن محمد يونس قبل عدة أيام من
كتابة هذه الأسطر حينما كان طالباً في دار العلوم بـ
(انجلترا) مئى 2001 حفظهما الله تعالى في الدارين .

رسول
عن عمران بن حصين قال : (جاء رجل
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال : السلام
عليكم ، فرد عليه وقال : عشر . ثم جاء آخر ،

الشربة فيحمده عليها). (رواه مسلم رقم 6868).

★ ترجمہ : (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے (صرف اتنی سی بات پر) راضی ہو جاتا ہے کہ وہ کھانا کھائے اور پھر اس پر (اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) (الحمد للہ) کہے۔ اور پانی پیئے اور پھر اس پر (اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) (الحمد للہ) کہے) (رواه مسلم)۔

مذکورہ حدیث اللہ تعالیٰ کے ہاں (الحمد للہ) کے کلمہ کی عظمت اور اس کی محبوبیت کا پتہ دیتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ (سبحان اللہ) نصف میزان ہے۔ اور (الحمد للہ) (تو اس) میزان کو بھر ہی دیتا ہے۔ اور (اللہ اکبر) تو زمین اور آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیتا ہے (ترمذی حدیث نمبر 3519) وقال: ہذا حدیث حسن۔

11 - ایک آدھ منٹ کے عمل سے ایک نماز کا ثواب 70 نمازوں کے برابر

اگر آپ وضو کرتے ہوئے صرف ایک یا آدھ منٹ مسواک کو استعمال کر لیں تو وہ ایک نماز جو آپ اس مسواک والے وضو سے پڑھیں گے اس نماز سے ستر گنا زیادہ افضل ہوگی جس نماز کیلئے آپ نے مسواک کا استعمال نہیں کیا

مسواک کے ساتھ ایک دن کی (5) نمازوں کا ثواب :
$350 = 70 \times 5$ نمازوں کے برابر
مسواک کے ساتھ ایک مہینے کی نمازوں کا ثواب :
$10,500 = 70 \times 150 = 30 \times 05$ نمازوں کے برابر
ویسے ایک مہینے میں صرف $150 = 30 \times 5$ نمازیں بنتی ہیں مگر مسواک کے ساتھ ایک مہینے کی 150 نمازوں کا ثواب 10 ہزار 5 سو نمازوں کے برابر ہو جائے گا۔